

کے لیے آئینہ رکھ لیتے تھے اور اس کے سامنے طوطی کا پنجرہ رکھ دیتے تھے۔ سکھانے والا آئینے کی پشت پر بیٹھتا تھا اور منہ میں چھوٹا سا پتہ رکھ لیتا تھا۔ پتے کے ذریعے سے جو کچھ بولتا، طوطی آئینے میں عکس دیکھ کر سمجھتا کہ کوئی دوسرا ہم جنس بول رہا ہے۔ رفتہ رفتہ وہ بھی ہم جنس کی نقل شروع کر دیتا اور اس طرح بولنا سیکھ جاتا۔
اس شعر سے یہ نتیجہ بھی نکالا جاسکتا ہے کہ عاشق نے محبوب کے گمان کے مطابق کسی اور سے بھی رشتہ محبت وابستہ کر رکھا ہے۔

۱۱۔ لغات۔ تجلی : ذات باری تعالیٰ کا جلوہ، جو حضرت موسیٰ کو طور پر دکھایا گیا تھا۔

طور : جزیرہ نمائے سینا کا مشہور پہاڑ، جس کی چوٹی پر حضرت موسیٰ نے ذات باری کا جلوہ دیکھا تھا، نیز انھیں تورات کے دس احکام ملے تھے۔
ظرف : صلاحیت، قابلیت۔

قدح خوار : پیالہ پینے والا یعنی میکش، شراب نوش۔
تشریح : ظاہر ہے کہ شعر میں برقی تجلی کو شراب سے تشبیہ دی گئی ہے اور طور شاعر کے تصور کے مطابق ایسا شراب نوش ہے، جس کا ظرف یعنی صلاحیت عالی نہیں۔ دیکھیے :

مبتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

کی کتنی عمدہ مثال سامنے آگئی۔

خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”اس شعر میں اُس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ ”ہم نے امانت

کو زمین و آسمان اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا، مگر وہ اس کے متمثل

نہ ہوئے اور ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھالیا“ شاعر کہتا ہے۔ کہ

برقی تجلی کے گرنے کے ہم مستحق تھے نہ کہ کوہ طور، کیونکہ شراب خوار

کا ظون دیکھ کر اس کے مدافعتیہ شراب دہی جاتی ہے، پس کوہ طور، جو